رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲:- یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ـــہ
عام خریداران سے " ـــہ
" " " ششماہی ـــہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر - ۲۹ شوال المکرم ۱۳۴۹ھ مطابق ۲۰ - مارچ ۱۹۳۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱)
(۲) انتخاب الاخبار ... ص۲
(۳) مسیح قادیانی اور مہاتما گاندھی ص۳
(۴) مزرائی اخلاق ... ص۵
(۵) تمباکو حرام؟ ... ص۵
(۶) تمباکو مباح؟ ... ص۶
(۷) قابل توجہ علماء اہل حدیث ... ص۷
(۸) پند سود مند (ص۷) ... ص۸
(۹) استغفار کے فوائد ... ص۹
(۱۰) اشاعت فنڈ ... ص۱۰
(۱۱) ویدوں میں تحریف ... ص۱۱
(۱۲) مقاصد نمازیاں ... ص۱۲
(۱۳) فتاوے ص۱۳ (۱۴) متفرقات ص۱۴
(۱۵) ملکی مطلع ص۱۵-۱۶ (۱۶) اشتہارات ص۱۷ تا ص۲۰

رباعیات

ازمولوی محمد یعقوب صاحب برقؔ بیاپوری عظیم آبادی

(۱)

کہنے کو ہیں دنیا میں مسلماں باقی — سننے کو ہیں اسلام کے ارکاں باقی
اب روئینگے مومن ابر باراں کیطرح — اے برقؔ نہیں نام کو ایماں باقی

(۲)

پہلی سی اخوت کہیں باقی نہ رہی — اب رسم محبت کہیں باقی نہ رہی
آپس میں پڑی پھوٹ کچھ ایسی اے برقؔ — عالم میں حمیت کہیں باقی نہ رہی

(۳)

دنیا کے زر و مال سے یاری کبتک — کم وقعتی و ذلت و خواری کبتک
ممکن ہی نہیں موت سے ملجائے نجات — اے برقؔ رہے گی دم شماری کبتک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۹- شوال المکرم ۱۳۴۹ھ

مسیح قادیانی اور مہاتما گاندھی

ہندوستان کے دو ریفارمر

"آج ہم ان ریفارمروں کی زندگی کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر اس مقابلہ میں مذہبی خیالات اور کفر و اسلام پر نظر نہ ہوگی بلکہ محض ان کی اصلاحی کوشش اور اُس میں کامیابی یا ناکامی کا مقابلہ ہوگا۔

(انشاء اللہ)"

دعوے کچھ شک نہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا ...عوے ہی اُن کو گاندھی جی سے ایک بڑے رتبے والا ثابت ... ہے۔ کیونکہ وہ کہتے تھے کہ میں خدا کا نبی اور رسول ...ہوں۔ مامور ہوں۔ یہاں تک کہ مسیح موعود ہوں۔ ...لئے آیا ہوں کہ تمام دنیا کی مکمل اصلاح کروں۔ (تبلیغ الوحی دلائل) اور یہ بھی اعلان فرمایا تھا کہ میں ...م تمام کرکے دنیا سے رخصت ہونگا۔ (ازالہ ...)

گاندھی جی کو دیکھا جائے تو وہاں اس قسم کے ...وی کا نشان بھی نہیں ملتا۔ البتہ بعض دفعہ اُن کی ... تحریر سے یہ پتہ چلتا ہے کہ گاندھی جی اظہار ...ت ہیں کہ میں خدا کی روشنی سے دیکھتا ہوں۔ ... دعوے نہیں کہ میں ہندوستان کو خود مختار ...نگا۔ بلکہ یہ ہے کہ میں مرتے دم تک کوشش کرونگا کہ ہندوستان آزاد ہو۔ چنانچہ وہ اسی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

گاندھی جی نے جب سے ہندوستان میں سیاسی کام کرنا شروع کیا ہے اُنہوں نے ہمیشہ اپنا نصب العین سامنے رکھا۔ یعنی ہندوستان کی آزادی۔ گو اس نصب العین کو اُنہوں نے مختلف الفاظ سے بیان کیا۔ کبھی سوراج کہا۔ تو کبھی پورن سوراجیہ۔ کبھی مکمل آزادی۔ مگر نہ تو اس نصب العین کے اظہار کرنے میں جھجکے نہ اس کے حصول کے ذرائع پر عمل کرنے میں ڈرے۔ یہی ایک گُر ہے جو آج ہندوستان کے ہر قسم کے لوگ اُن کی عزت کرتے ہیں۔

ہاں وہ کبھی کبھی مقصود کو اتنا قریب الحصول بتاتے ہیں کہ عام رائے کا انسان اُس کو تخلف اور غلط کہنے پر آمادہ ہو جاتا ہے مگر وہ درحقیقت سیاسی اصطلاح ہوتی ہے۔ گاندھی جی کا مقصد اور حرکت سب سیاسی ہے اس لئے ان کا ہر کام سیاسی ہے جس میں اس قسم کے مواعید ہوا کرتے ہیں تاکہ لوگ چست ہوکر کمر ہمت باندھکر کام کریں۔ ہاں مرزا صاحب قادیانی چونکہ مذہبی حیثیت کے بزرگ ہیں اسلئے اُن کی اصطلاح بھی مذہبی ہونی چاہئے جس میں کسی طرح کا کذب یا تخلف ہونے کا شائبہ بھی نہ ہو۔

کچھ شک نہیں کہ گاندھی جی اپنے مقصد میں ہنوز کامیاب نہیں ہوئے۔ بلکہ یوں کہئے کہ ابھی وہ کام شروع بھی نہیں ہوا۔ اس لئے وہ اُس اعتراض کا محل نہیں ہو سکتے جو مرزا جی پر وارد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم ایک اور طرح سے مقابلہ دکھاتے ہیں جو بالکل صاف اور سیدھا اور قابل فہم ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرزا جی نے بقول خود قریباً چالیس سال تبلیغ فرمائی کیا تقریر سے کیا تحریر سے کیا مناظرات سے۔ تحریر سے تو اتنی کہ کوئی ملک شاید ہی خالی رہا ہوگا جہاں اُن کی تحریر نہ پہنچی ہو۔ مگر ان ممالک میں بجائے اصلاح کے فساد پھیلا۔ مرزا جی کی طرف میلان کرنے والوں کی تعداد بہت ہی کم قریب العدم ثابت ہوئی اور مخالفت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ۔

ہم کہہ آئے ہیں کہ مذہبی حیثیت سے یہاں ہماری گفتگو نہیں بلکہ واقعات کی رو سے ہے۔ اس لئے یہاں ہم یہ نہیں کہنا یا سنا چاہتے کہ ان دو گروہوں میں حق پر کون ہے اور باطل پر کون۔ ہاں واقعات یہ ہیں کہ مرزا جی کی مخالفت بمقابلہ موافقت کے بہت ہے برخلاف گاندھی جی کے کہ اُنہوں نے ہندوستان میں اس سرے سے اُس سرے تک پبلک میں ہندو ہو یا مسلمان، عیسائی ہو یا پارسی، سیاسی کام کرنے کی استعداد پیدا کردی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو لفظ دس سال پہلے کسی بڑے سے بڑے لیڈر کے منہ سے نکلتے تھے وہ آج عوام کالانعام بلکہ اطفال بھی بولتے ہیں اور عام طور پر

"انقلاب زندہ باد"

کے نعرے سنے جاتے ہیں۔ ان آوازوں کا زور اس قدر طوفان انگیز ہے کہ قادیانی پارٹی کو خود ان میں شریک ہوکر کہنا پڑا کہ

"ہندوستانی غیر محدود زمانہ تک غیر ملکی حکومت گوارا نہیں کرسکتا × × اب ہندوستان خاموش